مطبوعاتؔ

تشبیہاتِ رومیؒ

تالیف۔ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم
شائع کردہ۔ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور
قیمت۔ آٹھ روپے۔ صفحات ۶۰۵۔

اسلامی ادب میں، شاید دو چار کتب ہی ایسی ہونگی جنہوں نے عالمِ اسلام کے افکار و ادبیات پر اتنا گہرا اور دیرپا اثر ڈالا ہو جتنا کہ مثنوی مولانا روم نے مترتب کیا ہے۔ چھ صدیوں سے مسلسل دنیائے اسلام کے عقلی، علمی اور ادبی حلقے اس کے نغموں سے گونج رہے ہیں۔ بے چین طبیعتوں کو اس کی بدولت طمانیت قلب حاصل ہوئی۔ وہ لوگ جن کے دل کی انگیٹھیاں سرد پڑ چکی تھیں اُنہوں نے اس کے ذریعے عشق کی چنگاریاں روشن کیں اور اس طرح اپنے اندر ایک نیا ولولہ حیات اور جوشِ زندگی پیدا کیا۔ وہ لوگ جو فلسفہ کی بھول بھلیوں میں اُلجھ کر تلاشِ حق میں ہمت ہار چکے تھے یہ مثنوی ان کے لیے روشنی کا مینار ثابت ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دَور کے اہلِ محبت اور اہلِ معرفت نے اس کو شمع محفل اور ترجمانِ دل بنا کر رکھا۔

بچہ جب تاریکی کے بھوتوں سے خوفزدہ ہو کر بھاگتا ہے تو وہ یہ نہیں چاہتا کہ اُس کے اس خوف کی نفسیاتی تحلیل کی جائے۔ وہ اس وقت اُسی سرگرم اور محبت بھری آغوش کی تلاش میں سرگرداں ہوتا ہے جس میں پناہ لے کر وہ اپنے ڈر کو بھلا سکے۔ اسے اس شفیق اور تسکین بخش ہاتھ کی تلاش ہوتی ہے جس کو تھام کر وہ اس خوف کا مقابلہ کر سکے۔ مثنوی مولانا روم نے بالکل اسی اُصول کو سامنے رکھ کر انسان کی رہنمائی کی ہے۔ اس میں نہایت سادہ دلائل، دلنشیں مثالوں اور دلآویز حکایتوں کے ذریعے حیات انسانی کے اسرار و رموز کی نقاب کشائی کی گئی ہے اور انسان کے دل میں اُس ذات کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس کی آغوش میں پناہ لے کر سارے غم اور کلفتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

ہر دَور کے معلمین و متکلمین نے اپنے زمانہ کے سوالات و شبہات کو حل کرنے کے لیے اس سے استفادہ

کیا ہے۔ اس لیے اس پر مختلف زاویوں سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب تشبیہات رومی بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنّف نے اُن تشبیہات کی تشریح کی ہے جو مولانا نے دقیق وعمیق مضامین کو سادہ انداز میں سمجھانے کے لئے مختلف مقامات پر استعمال کی ہیں۔ مصنّف کا طرز نگارش نہایت سلجھا ہوا ہے۔ اور وہ اُن کے گہرے مطالعہ پر دلالت کرتا ہے۔

کتاب کو دیکھتے ہوئے دو چیزوں کی کمی محسوس ہوئی ہے۔ ایک یہ "مرشد رومی" خواہ علمی اور عملی اعتبار سے کتنے ہی بلند تھے لیکن وہ بہرحال معصوم نہ تھے۔ اُن کے کلام میں چند چیزیں ایسی ہیں جن سے فاسد العقیدہ صوفیوں اور اہل ہوی نے کبھی کبھی غلط فائدہ اُٹھایا ہے۔ وحدت وجود کے قائلین کو اب بھی اس سے اپنے مسلک کے لیے دلائل وشواہد مل جاتے ہیں۔ کتاب کے فاضل مصنّف اگر ایسے مقامات کی نشاندہی کر دیتے تو اس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہو جاتا۔ دوسرے کتاب کے پروف پڑھنے میں قطعاً احتیاط سے کام نہیں لیا گیا۔ جگہ جگہ طباعت کی غلطیاں ذوق پر گراں گزرتی ہیں۔

کتاب ٹائپ پر نہایت اچھے انداز میں طبع کی گئی ہے۔ جو لوگ مثنوی مولانا روم کے شائق ہیں اور اس سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ قابل قدر کتاب مقدمہ کا کام دے سکتی ہے۔

اسلام بیسویں صدی میں

مؤلفہ ومرتبہ۔ جناب ایم۔ محی الدین بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
ناشر۔ ادارہ اوراق زرّیں۔ ریلوے روڈ۔ لاہور

قیمت۔ ساڑھے چار روپے۔ صفحات۔ ۲۷۴

زیر تبصرہ کتاب ایک دردمند اور صاحب دل نوجوان کی تالیف ہے۔ اس میں مؤلف نے اپنے خیالات کے علاوہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا محمد تقی امینی کی بعض مسائل کے متعلق تصریحات درج کی ہیں۔ مؤلف کا اخلاص اپنی جگہ قابلِ قدر ہے لیکن اس کتاب میں انہوں نے بعض ایسی باتیں کہہ دی ہیں جن سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر صفحہ ۳۰ پر رقمطراز ہیں:

"اجتہادی فیصلے، مسائل کا حل اور شریعت کی حدود کی صراحت ہمیں نصوص قرآنیہ سے ہی ملتی ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے تو اس سے